احمدی احباب کی تعلیم و تربیت کے لئے

روزنامہ
CPL 61

الفضل

Ph: 0092 4524 213029

ایڈیٹر: عبدالسمیع خان

ہفتہ 14 اکتوبر 2000ء - 15 رجب 1421 ہجری - 14 - اخاء 1379 ھش جلد 50-85 نمبر 235

ہفتہ 14 اکتوبر 2000ء

انکساری کی انتہاء

آنحضرت ﷺ جب دس ہزار قدوسیوں کے ساتھ فاتحانہ شان سے مکہ میں داخل ہوئے تو آپ کا سر جھکتے جھکتے اونٹ کے کجاوے سے جا لگا- اور آپ اللہ کے نشانوں پر اس کی حمد و ثنا میں مشغول تھے-

(سیرۃ ابن ہشام باب وصول النبی الی ذی طوی جلد نمبر 2 ص 405)

ارشادات عالیہ حضرت بانی سلسلہ احمدیہ

انسان کو چاہئے کہ ہر دم اپنے آپ کو دیکھے کہ میں کیسا ہیچ ہوں- میری کیا ہستی ہے- ہر ایک انسان خواہ کتنا ہی عالی نسب ہو مگر جب وہ اپنے آپ کو دیکھے گا بہرنہج وہ کسی نہ کسی پہلو میں بشرطیکہ آنکھیں رکھتا ہو تمام کائنات سے اپنے آپ کو ضرور بالضرور ناقابل و ہیچ جان لے گا- انسان جب تک ایک غریب و بیکس اور ہر ایک طرح کے غرور و رعونت و کبر سے اپنے آپ کو نہ بچاوے وہ ہرگز ہرگز خدا تعالیٰ کی بادشاہت میں داخل نہیں ہو سکتا-

(ملفوظات جلد سوم ص 315)

☆ ☆ ☆ ☆ ☆ ☆

ہر قول اور فعل میں اپنا محاسبہ کرو

(حضرت خلیفۃ المسیح الاول)

جب انسان اللہ تعالیٰ کا قرب حاصل کرتا ہے تو یہ ظلمت سے نکلنے لگتا ہے-
اور اس میں امتیازی طاقت پیدا ہوتی جاتی ہے- ظلمت کئی قسم کی ہوتی ہے- ایک جہالت کی ظلمت ہے- پھر رسومات- عادات- عدم استقلال کی ظلمت ہوتی ہے- جس جس قدر ظلمت میں پڑتا ہے- اسی قدر اللہ تعالیٰ سے دور ہوتا جاتا ہے- اور جس قدر قرب حاصل ہوتا- اسی قدر امتیازی قوت پیدا ہوتی ہے- پس اگر کسی صحبت میں رہ کر ظلمت بڑھتی ہے تو صاف ظاہر ہے کہ وہ قرب الٰہی کا موجب نہیں بلکہ بُعد حرمان کا باعث ہے- کیونکہ اللہ تعالیٰ کے تو جس قدر انسان قریب ہوگا- اسی قدر اس کو ظلمت سے رہائی اور نور سے حصہ ملتا جاوے گا- اسی لئے ضروری ہے کہ ہر فعل اور قول میں اپنا محاسبہ کرو- نیچے اور اوپر کے دو لفظ ہیں- جو سائنس والوں کی اصطلاح میں بھی بولے جاتے ہیں- اور مذہب کی اصطلاح میں بھی ہیں- میں نے نیچے اور اوپر جانے والی چیزوں پر غور کیا ہے- ڈول جوں جوں نیچے جاتا ہے- اس کی قوت میں تیزی ہوتی جاتی ہے- اور اسی طرح پتنگ جب اوپر جاتا ہے پہلے اس کا اوپر چڑھانا مشکل معلوم ہے- لیکن آخر وہ بڑے زور سے اوپر کو چڑھتا ہے- یہی اصل ترقی اور تنزل کی جان ہے- یا صعود اور نزول کے اندر ہے انسان جب بدی کی طرف جھکتا ہے تو اس کی رفتار بہت سست اور دھیمی ہوتی ہے- لیکن پھر اس میں اس قدر ترقی کرتا ہے کہ خاتمہ جہنم میں ہوتا ہے- یہ نزول ہے- اور جب نیکیوں میں ترقی کرنے لگتا- اور قرب الی اللہ کی راہ پر چلتا- ابتداً مشکلات ہوتی ہیں اور ظالم لنفسہ ہونا پڑتا ہے- مگر آخر جب وہ اس میدان میں چل نکلتا ہے- تو اس کی قوتوں میں پر زور ترقی ہوتی ہے- اور وہ اس قدر صعود کرتا ہے کہ وہ سابق بالخیرات ہو جاتا ہے- جو لوگ اس اصل پر غور کرتے ہیں- اور اپنا محاسبہ کرتے ہیں- کہ ہم ترقی کی طرف جا رہے ہیں یا تنزل کی طرف وہ ضرور اس سے فائدہ اٹھاتے ہیں-

(از خطبہ جنوری 1903ء)

☆ ☆ ☆ ☆ ☆ ☆

خدا سے وہی لوگ کرتے ہیں پیار
جو سب کچھ ہی کرتے ہیں اس پر نثار
اسی فکر میں رہتے ہیں روز و شب
کہ راضی وہ دلدار ہوتا ہے کب؟
اسے دے چکے مال و جاں بار بار
ابھی خوف دل میں کہ ہیں نابکار
لگاتے ہیں دل اپنا اس پاک سے
وہی پاک جاتے ہیں اس خاک سے

(درثمین)

وقف جدید کی خدمات اور بنیادی ذمہ داریاں

○ اللہ تعالیٰ کے فضل سے وقف جدید کے نظام کے تحت دیہاتی جماعتوں اور علاقوں، خاص طور پر سندھ کے دور دراز، وسیع و عریض علاقوں میں بچوں کی دینی تعلیم و تربیت کے علاوہ اصلاح و ارشاد اور خدمت خلق کے کاموں کو معلمین کرام بڑی کامیابی سے سرانجام دے رہے ہیں- لیکن کام کی اہمیت، نوعیت اور وسعت کے پیش نظر معلمین وقف جدید کی کمی محسوس کی جا رہی ہے- جسے پورا کرنے کی ذمہ داری بہرحال خدا تعالیٰ نے تمام افراد جماعت پر ڈالی ہے- لہٰذا وقت کے ساتھ ساتھ بڑھنے والی ان ذمہ داریوں کی ادائیگی کے لئے ضروری ہے کہ وقف جدید کے نظام کے تحت مالی قربانی کرنے والے مجاہدین کی تعداد بڑھانے کے علاوہ مزید واقفین وقف جدید کو تیار کیا جائے- لہٰذا نئے واقفین کی خدمات پیش کی جائیں اور اس سلسلہ میں ہر ضلع کو ایک ٹارگٹ دیا جاتا ہے زعماء کرام اور ناظمین کوشش کریں کہ ضلعی ٹارگٹ کے مطابق احباب نام پیش کریں- واضح رہے کہ نئے معلمین کی تربیت کی پہلی کلاس جنوری میں شروع ہوتی ہے-

قائد وقف جدید

کفالت یتامی کی مبارک تحریک

جو دوست یتامی کی خبر گیری اور کفالت کے خواہشمند ہوں ایسے احباب سے گذارش ہے کہ وہ اپنی خواہش اور مالی وسعت کے لحاظ سے جو رقم بھی ماہوار مقرر کرنا چاہیں اس کی اطلاع دفتر کفالت یکصد یتامی دارالضیافت ربوہ کو دیکر اپنی رقوم "امانت کفالت یکصد یتامی" صدر انجمن ربوہ میں براہ راست یا مقامی انتظام کی وساطت سے جمع کروانا شروع کر دیں- ایک یتیم بچے کی کفالت کا اندازہ خرچ 500 روپے سے ایک ہزار روپے ماہوار ہے- اس وقت بفضل تعالیٰ 1200 یتامی کمیٹی کی زیر کفالت ہیں-

(سیکرٹری کمیٹی یکصد یتامی دارالضیافت ربوہ)

عرفانِ حدیث نمبر52

حصول تقویٰ کی دعا

حضرت عائشہؓ بیان کرتی ہیں کہ میں نے آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کو بستر سے غائب پایا۔ میں نے ہاتھ سے ٹٹولا تو آپ سجدہ میں تھے اور یہ دعا کر رہے تھے اے اللہ میرے نفس کو اس کا تقویٰ عطا کر۔ اس کو پاک کر تو سب سے بہتر پاک کرنے والا ہے توہی اس جان کا ولی اور اس کا مولیٰ ہے۔

(مسند احمد. باقی مسند الانصار. حدیث 24575)

حضرت خلیفۃ المسیح الرابع ایدہ اللہ اس حدیث کی تشریح میں فرماتے ہیں

حضرت عائشہ صدیقہ رضی اللہ عنہا فرماتی ہیں۔ میں نے آنحضرت ﷺ کو اپنے ہاتھ سے ٹٹولا تو میرے بستر میں نہیں تھے۔ جیسا کہ خواتین کی عادت ہے آپ کے دل میں خیال گزرا کہ اٹھ کے کہیں گئے ہیں مگر یہ بھی جانتی تھیں کہ آپ سے زیادہ پیارا اللہ تھا اور بسا اوقات آپ کا بستر چھوڑ کر اللہ کے حضور گریہ وزاری کیا کرتے تھے۔ **تو حضرت عائشہؓ کی یہ حدیث بہت پیاری لگتی ہے مجھے، کہ اپنے ہاتھ سے اس چارپائی کے کنارے کے نیچے دیکھا وہاں رسول اللہ ﷺ کو ہاتھ لگایا، گریہ وزاری کر رہے تھے، رو رہے تھے اور تقویٰ مانگ رہے تھے۔ ایسی پیاری حدیث ہے کہ روح نچھاور ہوتی ہے اس پہ۔** حضرت عائشہؓ صدیقہ کا پیار سے ہاتھ نیچے پھیرنا، دیکھنا میرا آقا کہیں خدا کے حضور تو نہیں جھکا ہوا۔ واقعۃً رسول اللہ ﷺ اس وقت خدا کے حضور جھکے ہوئے تھے اور یہ دعا کر رہے تھے، اے میرے رب میری جان کو تقویٰ عطا فرما، اے میرے رب میری جان کو تقویٰ عطا فرما، وہ رسولؐ جو تقویٰ کی آماجگاہ تھا، وہ رسول جس نے ساری دنیا کو رہتی دنیا تک ہمیشہ کے لئے تقویٰ کی تعلیم دی اور تقویٰ کے اسلوب سکھائے خدا کے حضور اپنے تقویٰ کو کچھ بھی نہیں دیکھتا تھا۔ وہ جانتا تھا کہ جب تک اللہ کے حضور میں متقی نہ ٹھہروں میں متقی نہیں ہو سکتا۔ یہ بھی جانتے تھے کہ اللہ کے حضور متقی ٹھہرا ہوا ہوں مگر حرص اتنی تھی تقویٰ کی، ایسی آرزو تھی دل میں تقویٰ کی کہ رو رو کر یہ عرض کر رہے تھے کہ اے اللہ میری جان کو تقویٰ عطا فرما۔

اس حدیث میں ایک دوسری دلکش بات یہ ہے کہ بستر سے جدا ہوئے ہیں، نیچے پڑے ہوئے ہیں لیکن اتنی آواز بلند نہیں کر رہے کہ بیوی کی نیند میں مخل ہو جائیں۔ اگر آواز آ رہی ہوتی تو حضرت عائشہ صدیقہؓ ہاتھ سے ٹٹول کر نہ دیکھتیں۔ صاف پتہ چلتا ہے کہ آنحضرت ﷺ کا یہ انداز بھی بہت پیارا تھا اور یہ بھی تقویٰ کا حصہ ہے کہ اپنی نیکی سے کسی اور کے آرام میں مخل نہ ہو اور یہ بھی تقویٰ کا حصہ ہے کہ تقویٰ مانگو تو دوسروں کو سنا کر نہ مانگو۔ پس ساری حدیث ہی ایک عظیم الشان حدیث ہے جو کھلم کھلا بتا رہی ہے کہ حضرت محمد رسول اللہ ﷺ کا کلام اور حضرت محمد رسول اللہ ﷺ کا فعل ہے اس کے سوا ہو ہی نہیں سکتا۔ 'رب ات نفسی تقوٰھا' اے میرے رب میری جان کو تقویٰ عطا فرما۔ پھر فرمایا اسے پاکیزگی بخش اور اس کو پاکیزگی عطا کر تُو بہترین ہے تُوہی اس جان کا ولی ہے اور اس کا مولا ہے۔ یہ ساری باتیں کان لگا کر حضرت عائشہؓ نے غور سے سنیں تو پھر آپ کو سمجھ آئی۔

(الفضل 5۔ اکتوبر 98ء)

دعائے درد

اس کے در پر اپیل ہو جائے
وہ ہمارا وکیل ہو جائے

راستے بند ہوتے جاتے ہیں
اب۔ تو کوئی سبیل ہو جائے

آنکھ کی جھیل بہہ پڑی ہے یوں
جیسے دریائے نیل ہو جائے

ان اسیرانِ راہِ مولے کا
آپ مولے کفیل ہو جائے

جب دلائل اثر نہیں کرتے
یہ دعا ہی دلیل ہو جائے

دخل دیتے ہیں میرے گھر میں لوگ
اب خدا خود دخیل ہو جائے

عجز کی انتہا کو پہنچے ہیں
حامی ربِ جلیل ہو جائے

پیشگوئی بنے دعا اپنی
فاتح حزبِ قلیل ہو جائے

ترسی آنکھوں کے سامنے اب تو
ان کا روئے جمیل ہو جائے

قدسیوں میں مرا کلام چلے
نغمہ جبرئیل ہو جائے

جو غزل ہے ظفرؔ کا خونِ دل
چشمہ سلسبیل ہو جائے

راجہ نذیر احمد ظفرؔ

عطیہ خون
خدمت بھی
عبادت بھی

پبلشر آغا سیف اللہ۔ پرنٹر قاضی منیر احمد۔ مطبع ضیاء الاسلام پریس۔ مقام اشاعت دارالنصر غربی چناب نگر (ربوہ) قیمت 2 روپے 50 پیسے

جماعت احمدیہ برطانیہ کے 35ویں جلسہ سالانہ کے
پروگراموں کا ایک اجمالی خاکہ

(رپورٹ: بشیر الدین سامی صاحب)

مورخہ 28 جولائی 2000ء بروز ہفتہ جلسہ سالانہ کے دوسرے دن کے پہلے اجلاس کا آغاز صبح دس بجے ہوا۔ اس اجلاس کی صدارت مکرم ایم مشانو صاحب امیر نائیجیریا نے کی۔ تلاوت قرآن کریم مکرم شیراز صاحب آف کراچی نے کی اور اس کا اردو ترجمہ مکرم محمود احمد ملک صاحب نے پڑھ کرسنایا۔ اور مکرم ڈاکٹر شبیر احمد صاحب بھٹی نے نظم پڑھی۔ بعدازاں مکرم ڈاکٹر زاہد خان صاحب آف جلنگھم نے "مالی قربانیوں کی عظمت و اہمیت اور برکات" کے موضوع پر انگریزی زبان میں تقریر کی اور بتایا کہ جو انسان اپنی نہایت قیمتی چیز دوسرے کی ضرورت کے لئے پیش کردے وہی قربانی اصل میں قربانی کہلاتی ہے۔ انہوں نے فرمایا کہ ابتدائی زمانہ میں دین میں جان کی قربانی سب سے اہم قربانی تھی اور آج کا دور متقاضی ہے کہ دلائل سے کام لیا جائے اور قلمی ولسانی جہاد کیا جائے۔ چاہے اس میں کتنی ہی اذیتیں اٹھانی پڑیں۔ جہاں تک مالی قربانی کا تعلق ہے اس میں زکوۃ، حضرت مسیح موعود کا مقرر فرمودہ چندہ اور صدقہ کے علاوہ مالی قربانیوں کے لئے جماعت کے اندر بے شمار مواقع ہیں۔ یہ سب قربانیاں کسی بوجھ کا موجب نہیں بلکہ یہ قربانیاں انسان کے مال کو پاک کرتی اور بڑھاتی رہتی ہیں۔

اس اجلاس کی دوسری تقریر کا عنوان "نظام خلافت اور ہماری ذمہ داریاں" تھا۔ اس موضوع پر مکرم راویل بخاریو صاحب (رشین احمدی سکالر) مقیم لندن نے تقریر کرتے ہوئے فرمایا کہ جماعت احمدیہ خدا تعالیٰ کی قائم کردہ جماعت ہے۔ آپ نے بتایا کہ اس زمانہ میں اللہ تعالیٰ نے اپنے وعدہ کے موافق پھر سے خلافت کو قائم فرمادیا ہے جس سے دین کو دلائل و براہین سے ادیان باطلہ پر غلبہ حاصل ہوگیا۔

اس جماعت کی یہ خصوصیت ہے کہ اللہ تعالیٰ نے اسے ایک واجب الاطاعت خلیفہ عطا فرمایا ہے اور پوری جماعت تقویٰ کی بنیاد پر اس کی تابع ہے جس کی وجہ سے برکات سے فیضیاب چلی آرہی ہے۔

مکرم راویل صاحب نے آخر پر فرمایا کہ ہمارا فرض ہے کہ ہم امام وقت کی قدر کریں اور کامل اطاعت کریں۔ یہ اللہ تعالیٰ کی نعمت ہے۔

اس اجلاس میں مکرم مولانا عطاء المجیب صاحب راشد مربی انچارج برطانیہ نے "رسول مقبول ﷺ کا انداز تربیت" کے عنوان سے خطاب کیا۔ آپ نے فرمایا کہ تربیت کا جہاد آنحضرتؐ کی ساری زندگی پر محیط ہے۔ اس کا نقشہ چشم تصور میں کچھ اس طرح ابھرتا ہے کہ ایک معالج، ایک معلم اور مربی ہے جو کمال حکمت اور فراست سے فریضہ تعلیم و تدریس اور تربیت اس انداز میں کررہا ہے کہ اس کی زندگی کا کوئی ایک لحہ بھی اس مبارک جہاد سے خالی نہیں۔ آپ نے اپنے زمانہ کے صحابہ کی تربیت پر ہی اکتفا نہیں کی بلکہ ان میں ایسا شاندار اور قابل تقلید اسوہ اپنے پیچھے چھوڑا ہے کہ آپؐ کے عشاق ابدالآباد تک اس سے فیض حاصل کرتے رہیں گے۔ گویا آپ کا دامن رحمت صرف حاضرالوقت صحابہ تک ہی محدود نہ تھا بلکہ قیامت تک پیدا ہونے والے عشاق محمدؐ پر بھی سایہ فگن ہے۔

احادیث نبوی کی روشنی میں آنحضرت ﷺ کی نصیحت محبت و شفقت اور رافت والفت پر معین مثالیں بیان کرتے ہوئے بتایا کہ قلب محمدیؐ جو سب کے لئے محبت ہی محبت تھا دردمندی اور خیرخواہی کا مجسمہ دن رات ان کی بھلائی کا بھوکا اور صبح و شام ان کی خیرخواہی کا طالب رہتا تھا۔

اس معلم حقیقی نے اپنے پیار، شفقت اور عارفانہ انداز سے اپنے صحابہ کی تربیت کے لئے ایسا خاموش، موثر اور بے ضرر اور پاکیزہ انداز اپنایا جو تربیت کے بے شمار انداز اور لاانتہا اسلوب کی معراج ہے اور کوئی نہیں جو پیارے آقا و مولیٰ حضرت محمد مصطفیٰ ﷺ کا پاسنگ ہو۔

آپ نے آخر میں جماعت کی فقید المثال کامیابیوں کے حوالہ سے ذاتی تربیت اور اصلاح نفس کی طرف توجہ دلاتے ہوئے فرمایا کہ ہمارا فرض ہے کہ ہم فوج در فوج آنے والے نو احمدیوں کی تربیت اس اہتمام سے کریں کہ وہ جلد از جلد دینی تعلیمات پر عمل کرنے والے بن جائیں۔ پس ضرورت ہے کہ ہر فرد جماعت تربیت کے یہ قرینے مربی اعظم حضرت محمد مصطفیٰ ﷺ سے سیکھے اور معلم حقیقی کے انداز کی قدم بقدم پیروی کرے۔

اس کارروائی کے دوران ایک نظم مکرم نجم قریشی صاحب نے پڑھی۔

مورخہ 30 جولائی بروز اتوار صبح دس بجے جلسہ سالانہ کا چوتھا اجلاس منعقد ہوا جس کی صدارت مکرم محمد لوئیس مالا صاحب امیر انڈونیشیا نے کی۔ اس اجلاس میں تلاوت قرآن کریم مکرم محمود احمد صاحب نے کی اور اردو ترجمہ مکرم مظفر احمد صاحب درانی آف تنزانیہ نے پڑھ کرسنایا۔ اور نظم مکرم.... ندیم آف سیریا نے پڑھی۔

اس اجلاس کی پہلی تقریر مکرم کریم اسعد احمد خان صاحب نے "دینی تعلیمات اور عصر حاضر کے بدلتے ہوئے تقاضے" کے موضوع پر کرتے ہوئے فرمایا کہ انسان جبکہ ایک طرف علوم و فنون میں بہت آگے نکلنے کی کوشش میں ہے تو دوسری طرف صبر و تحمل سے عاری ہے۔ اور اخلاقی لحاظ سے گراوٹ کا شکار ہے۔ اس خوفناک صورت حال کے باوجود کچھ لوگوں کا خیال ہے کہ مذہب کی کوئی ضرورت نہیں حالانکہ دیکھا جائے تو آج سے چودہ سو سال پہلے انسان کو امن و سلامتی اور سکون کا جو درس دیا گیا تھا وہ تعلیم آج بھی زندہ جاوید اور قابل عمل تعلیم ہے اور مشرق و مغرب میں پھیلنے والی خرابیوں کا سدباب کرسکتی ہے۔ پس آج کے دور میں دین ہی سب سے بڑی ضرورت ہے جس کی سچی تصویر احمدیت میں نظر آتی ہے۔

مکرم کریم اسعد احمد خان صاحب نے معاشرتی برائیوں، جرائم، منشیات، غربت، خاندانی انتشار، معاشرتی تباہی، معاشی غلامی، رشوت اور ہر قسم کی بے راہ روی کی آزادی وغیرہ ان تمام برائیوں کے قلع قمع کے لئے قرآنی تعلیمات اور حضرت اقدس مسیح موعود کے ارشادات اور تعلیم کی روشنی میں بتایا کہ آج وقت کی سب سے بڑی ضرورت ہے کہ اللہ تعالیٰ پر ایمان لایا جائے۔ مضبوط دلائل کے ساتھ دین کی تعلیم کو عام کیا جائے اور اس کے ساتھ عمل صالح بجا لائے جائیں۔ پس اگر ہم نے یہ کام کرلیا تو اس دور کی تمام ضروریات حاصل ہوجائیں گی۔

اسی اجلاس میں مکرم ابراہیم نونن صاحب صدر خدام الاحمدیہ برطانیہ نے "حضرت مسیح موعود نے اپنے رفقاء کی زندگیوں میں کیا انقلاب پیدا کیا" کے عنوان پر تقریر کرتے ہوئے فرمایا کہ ہم دیکھتے ہیں کہ حضرت مسیح موعود کے ماننے والے چاہے کسی بھی طبقہ سے تعلق رکھتے ہوں ان کی زندگی میں غیر معمولی انقلاب پیدا ہوا۔

مکرم ابراہیم نونن صاحب نے اپنے خطاب میں حضرت مسیح موعود کے بہت سے بزرگ رفقاء کی سیرت کے ایمان افروز واقعات بیان کئے جن میں خاص طور پر حضرت مولوی سید سرور شاہ صاحب، حضرت مولوی شیر علی صاحب، حضرت منشی ظفر احمد صاحب کپورتھلوی، حضرت منشی عبدالعزیز صاحب، حضرت حافظ صوفی غلام محمد صاحب، حضرت بابا حسن محمد صاحب، حضرت میر غلام حسن صاحب آف سیالکوٹ، حضرت مولوی امام دین صاحب آف گولیکی، حضرت منشی امام دین صاحب آف اوجلہ، حضرت چوہدری محمد ظفراللہ خان صاحب، حضرت صاحبزادہ عبداللطیف صاحب، اور حضرت الحاج مولوی نورالدین صاحب خلیفۃ المسیح الاول کا ذکر خیر شامل تھا۔ آخر پر نوجوانوں کو توجہ دلائی کہ وہ دینی شعار کو اپنائیں اور خدا تعالیٰ کی طرف جھکیں کہ حضرت مسیح موعود کا یہی فرمان ہے کہ "ہمارا بہشت ہمارا خدا ہے"۔

اس جلاس میں "احمدیت خدا کے ہاتھ کا لگایا پودا" کے عنوان پر تقریر کرتے ہوئے مکرم ڈاکٹر افتخار احمد صاحب ایاز، امیر جماعت احمدیہ برطانیہ نے سیدنا حضرت اقدس مسیح موعود کی پاکیزہ زندگی، آپ کی قائم کردہ جماعت کے اعلیٰ کردار اور غیر معمولی کامیابیوں کے بیان کے تسلسل میں مختلف غیراز جماعت ناقدین کی آراء بیان فرمائیں اور بتایا کہ سیدنا حضرت اقدس مسیح موعود نے تن تنہا مخالف طوفان کا مردانہ وار مقابلہ کرکے دنیا پر ثابت کردیا کہ خدا کا روشن کیا ہوا چراغ بجھایا نہیں جاسکتا۔ جماعت احمدیہ خدا کے ہاتھ کا لگایا ہوا پودا تھا کہ پھلتا پھولتا اور بڑھتا چلا گیا۔ جماعت احمدیہ کی تاریخ میں بار بار ایسے ایمان افروز واقعات رونما ہوئے کہ خدا کے ہاتھ سے لگائے ہوئے اس پودے کی طرف اٹھنے والا ہر ہاتھ شل کردیا گیا۔ جس کی عبرتناک مثال اس شخص کی ہے جس کی پھانسی کے بارے میں چیف جسٹس مولوی مشتاق حسین کا بیان ہے کہ "سب سے بڑی منصف خدا کی ذات ہے۔ بھٹو کا فیصلہ آسمانوں پر لکھا جاچکا تھا"۔ اسی طرح ایک مخالف جس نے خدا تعالیٰ کے لگائے ہوئے پودے کو اکھاڑنے کی کوشش کی وہ خود ٹکڑے ٹکڑے ہوکر زندہ آگ میں جل کر راکھ ہوا۔ مکرم امیر صاحب نے ان واقعات کی روشنی میں بتایا کہ کس طرح جماعت کے مخالفین کے قدموں تلے سے زمین نکلتی رہی۔ یہاں تک کہ جماعت احمدیہ کی کامیابیوں اور جماعت احمدیہ کے مخالفین کی ناکامیوں کے بارہ میں ایک سرگرم کارکن مولوی عبدالرحیم اشرف، ایڈیٹر رسالہ "المنبر" نے خود اعتراف کیا کہ ہمارے بعض واجب الاحترام بزرگوں نے اپنی تمام تر صلاحیتوں سے قادیانیت کا مقابلہ کیا لیکن یہ حقیقت ہے کہ ان اکابر کی تمام کاوشوں کے باوجود قادیانی جماعت مستحکم اور وسیع تر ہوگئی۔ غرضیکہ خدا کے لگائے ہوئے اس پودے کی سرسبزی کو کوئی نہ روک سکا۔ اور اب یہ عالم ہے کہ کروڑہا افراد سلسلہ عالیہ احمدیہ میں شامل ہوچکے ہیں۔ اس اجلاس کے دوران ایک نظم مکرم محمد اسلم صاحب صابر آف ربوہ نے پڑھی۔

جلسہ سالانہ مستورات کے موقع پر خواتین کی تقاریر

مورخہ 30 جولائی بروز اتوار صبح دس بجے مستورات کی جلسہ گاہ میں ایک اجلاس مکرمہ قانتہ شاہدہ راشد صاحبہ، صدر لجنہ اماء اللہ برطانیہ کی صدارت میں منعقد ہوا۔ تلاوت قرآن کریم محترمہ عارفہ امتیاز صاحبہ نے کی اور تلاوت کا انگریزی ترجمہ مکرمہ عطیہ خان صاحبہ آف یارکشائر نے پڑھا۔ تلاوت کے بعد عزیزہ قرۃ العین طاہر نے سیدنا حضرت اقدس مسیح موعود کا منظوم کلام "کس قدر ظاہر ہے نور اس مبدء الانوار کا" خوش الحانی سے پڑھ کر سنایا۔ جس کا انگریزی ترجمہ عزیزہ طیبہ خان نے پڑھا۔

اس اجلاس کی پہلی تقریر مکرمہ طیبہ ہاشم احمد صاحبہ آف ہارٹلے پول کی تھی۔ ان کی تقریر کا موضوع "بزرگ خواتین کے قابل قدر نمونے" تھا۔ مقررہ نے اسلامی تاریخ اور احادیث نبوی ﷺ کے حوالہ سے صحابیات کی ہمت و شجاعت اور قربانیوں کا ذکر کرتے ہوئے خاص طور پر حضرت عمارہ رضی اللہ عنہا، حضرت سمیہ رضی اللہ عنہا، حضرت صفیہ رضی اللہ عنہا، حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا اور حضرت فاطمہ رضی اللہ عنہا کے فدائیت کے جذبہ اور اسلام کی مدافعت، جوش سے بھرپور خدمات کا ذکر کیا۔ اور بتایا کہ کس طرح انہوں نے زخمیوں کی مرہم پٹی اور دیکھ بھال کے لئے بے خوف جنگوں میں کام کیا۔ مکرمہ طیبہ ہاشم صاحبہ نے آنحضرت ﷺ کی صحابیات رضی اللہ عنہن کی دینی مہمات میں ان کی مستقل مزاجی اور جذبہ شوق کا احاطہ کرتے ہوئے احمدی خواتین کے بھی چیدہ چیدہ ایمان افروز واقعات بیان کئے اور بتایا کہ انہوں نے کس رنگ میں قربانیاں کیں۔ مثال کے طور پر حضرت والدہ صاحبہ چوہدری محمد ظفراللہ خان صاحب، حضرت سیدہ نصرت جہاں بیگم صاحبہ حرم حضرت مسیح موعود، حضرت نواب مبارکہ بیگم صاحبہ، حضرت نواب امتہ الحفیظ بیگم صاحبہ کے زہد و تقویٰ، مالی قربانیوں اور فدائیت کا جذبہ اور عبادات میں انہماک کا ذکر کرتے ہوئے اس بات پر زور دیا کہ اگر ہم دعوت الی اللہ کا صحیح حق ادا کرنا چاہتے ہیں اور کامیاب دعوت الی اللہ کرنا چاہتے ہیں تو ہمارے دلوں کے اندر ویسا ہی جذبہ، جوش و ولولہ پیدا ہونا چاہئے جیسا کہ حیرت انگیز حد تک ان نمونہ کی خواتین میں پایا جاتا تھا۔

اس اجلاس کی دوسری تقریر مکرمہ ناصرہ رحمٰن صاحبہ کی تھی۔ ان کی تقریر کا عنوان "بچوں کو دینی تعلیم و تربیت دینے کی اہمیت" تھا۔ انہوں نے بچوں کے مسائل اور تعلیم و تربیت کی ضرورت بیان کرنے سے پہلے اس بات کی نشاندہی فرمائی کہ دنیا میں اگرچہ بااخلاق اور بہادر بچے بھی ہیں لیکن اس کے برعکس ان بچوں کے پنپنے کے لئے آج جو ماحول انہیں میسر ہے اس میں تشدد اور نافرمانی کا رجحان بڑھ رہا ہے۔ جیسا کہ ہم دیکھتے ہیں سکولوں میں شوٹنگ کے واقعات، نسلی تعصب بڑھانے والے جرائم، عمر رسیدہ لوگوں پر مظالم، توڑ پھوڑ اور اسی قسم کے بے شمار جرائم نے ماحول کو پراگندہ کر دیا ہے بلکہ خطرناک بنا دیا ہے۔ ایسی دنیا میں رہتے ہوئے جہاں خوف اور بے یقینی ہو اور جرائم ایک کھیل بن چکا ہو وہاں اچھے بچوں کا مستقبل کیسے محفوظ کہا جا سکتا ہے۔ یہ وہ اہم ضرورت ہے جو ہمیں مجبور کرتی ہے کہ ہم بچوں کی تعلیم و تربیت کی طرف توجہ کریں، ان کو مذہب کے قریب رکھنے کی کوشش کریں۔

آپ نے فرمایا کہ دین امن و سلامتی کا مذہب ہے، محبت اور عزت نفس کے فروغ پر زور دیتا ہے اور ہر قسم کی بداخلاقیوں کا قلع قمع کرتا ہے اور اس کی جگہ ایک مکمل، مؤدب اور خداخوفی کی دنیا تعمیر کرنے کی ترغیب دیتا ہے۔ پس ضرورت ہے کہ بچوں کو بااخلاق بنانے کے لئے ہم ان کی رہنمائی کریں، مذہبی اقدار ان میں پیدا کریں تاکہ وہ تشدد پسند ماحول کا مقابلہ کر سکیں۔

جہاں تک احمدی عورت کا تعلق ہے اس پر اس لحاظ سے سب سے زیادہ ذمہ داری ہے کہ اللہ تعالیٰ نے اسے دوسری عورتوں کی نسبت بہت ہی سہولتیں عطا کی ہیں۔ ہمارے سامنے آنحضرت ﷺ اور صحابیات جیسی عظیم عورتوں کے نمونے موجود ہیں۔ محترمہ ناصرہ رحمٰن صاحبہ نے مستورات کو توجہ دلائی کہ یہ ذمہ داریاں صرف ماؤں کی نہیں، بڑی ماؤں یعنی دادیوں، نانیوں اور سب بہنوں کی بھی ہے کہ وہ اپنی زندگی ایسے رنگ میں گزاریں کہ وہ آنے والی نسلوں کے لئے نمونہ بن سکیں۔ جماعتی طور پر بچوں کی تربیت کے لئے اطفال الاحمدیہ، ناصرات الاحمدیہ کی تنظیمیں موجود ہیں جہاں ان میں دیانتداری، عبادت، اخلاق، ہمدردی، خدمت، بشاشت، عزت نفس، شکر اور احسان مندی کے جذبات کو ابھارا جاتا ہے اور ان کو بری باتوں سے بچایا جاتا ہے۔ یہ وہ ذمہ داری ہے جو بنیادی طور پر والدین کی ذمہ داری ہے۔ محترمہ ناصرہ رحمٰن صاحبہ نے آخر پر زور دیا کہ اس عظیم مقصد کو حاصل کرنے کے لئے ہمیں سو فیصدی بچوں کے ساتھ تعلق کو استوار کرنا چاہئے اور ان میں فرمانبرداری کی روح کو زندہ کرنا چاہئے اور دینی آداب، طور طریقے، خدا تعالیٰ سے محبت، نماز اور تقویٰ جیسی خوبیاں پیدا کرنی چاہئیں۔ پس جہاں بچوں کی دیگر ضروریات کا خیال اپنا فرض سمجھتے ہیں وہاں بچوں کی روحانی ضرورتوں کا خیال رکھنا بھی ہمارا اولین فرض ہے۔

جلسہ خواتین کے انتظامات

محترمہ صدر صاحبہ لجنہ قانتہ شاہدہ راشد صاحبہ، ناظمہ اعلیٰ تھیں۔ انتظامات کی مرکزی ٹیم پانچ شعبوں پر مشتمل تھی۔

☆... مکرمہ امتہ الودود چیمہ صاحبہ نائب ناظمہ اعلیٰ کی نگرانی میں تربیت، خدمت خلق، اجراء شناختی کارڈز، گم شدہ اشیاء وغیرہ کے شعبہ جات تھے۔ ان کی معاونت میں ناظمات کے طور پر مکرمہ غزالہ ملک صاحبہ، مکرمہ صاحبزادی فائزہ لقمان صاحبہ، مکرمہ جبیں سیٹھی صاحبہ اور مکرمہ فہمیدہ چوہدری صاحبہ ٹیم کا حصہ تھیں۔

☆.... مکرمہ ممتاز ناصر خان صاحبہ نائب ناظمہ اعلیٰ کی نگرانی میں جلسہ گاہ کا نظم و ضبط، آفس، حاضری، اجراء ٹکٹ، اعلانات، ریکارڈنگ، انگریزی سیکشن اور پانی پلانے کا انتظام شامل تھا جس کے لئے ان کے ساتھ ناظمات کے طور پر مکرمہ طاہرہ حنیف صاحبہ، مکرمہ نصیرہ نور صاحبہ، مکرمہ خالدہ منور صاحبہ، مکرمہ منصورہ ناصر صاحبہ، مکرمہ طاہرہ رحمٰن صاحبہ، مکرمہ عابدہ ہاشم صاحبہ، مکرمہ سلیمہ احمد صاحبہ، مکرمہ مبارکہ آرچرڈ صاحبہ اور مکرمہ سلمہ صفی صاحبہ کام کر رہی تھیں۔

☆.... مکرمہ قدسیہ احمد صاحبہ نائب ناظمہ اعلیٰ کی نگرانی میں سٹالز، صفائی وغیرہ کے شعبہ جات تھے اور معاونت میں ناظمات مکرمہ حامدہ منان صاحبہ، مکرمہ نصرت رحمان صاحبہ اور مکرمہ فرزانہ اکبر صاحبہ نے فرائض سر انجام دیئے۔

☆.... مکرمہ امتہ الوہاب ڈار صاحبہ نائب ناظمہ اعلیٰ کی نگرانی میں استقبال، رہائش، رابطہ اور اسلام آباد میں ناشتہ کے انتظامات تھے۔ ان کے ساتھ ناظمات مکرمہ نعیمہ کھوکھر صاحبہ اور مکرمہ ایس جلیل صاحبہ نے معاونت کی۔

☆..... مکرمہ امتہ الحی خان صاحبہ نائب ناظمہ اعلیٰ کی نگرانی میں ضیافت وغیرہ کے جملہ انتظامات تھے اور ناظمات کے طور پر مکرمہ محمودہ بٹ صاحبہ اور مکرمہ شاکرہ شکور صاحبہ ان کی ٹیم میں شامل تھیں۔

☆.... ان کے علاوہ دعوت الی اللہ کے شعبہ میں مکرمہ صفیہ سلام صاحبہ ناظمہ تھیں۔ فرسٹ ایڈ (ایلوپیتھی) کی ڈاکٹر ریحانہ بٹ ناظمہ تھیں۔ اسی طرح فرسٹ ایڈ (ہومیوپیتھی) کے لئے مکرمہ امتہ النصیر بھٹی صاحبہ ناظمہ مقرر تھیں۔

مکرمہ صدر صاحبہ لجنہ یوکے کی رپورٹ کے مطابق جلسہ کے جملہ انتظامات کے شعبہ جات نے 24 جولائی سے کام شروع کر دیا تھا۔ جس کے لئے نصرت ہال اسلام آباد میں دفاتر قائم کئے گئے تھے۔ اور مہمانوں کے استقبال، ضروری معلومات اور خواتین کی دیکھ بھال، کھانے کا انتظام، اجرائے ٹکٹ وغیرہ کا بندوبست کیا گیا تھا۔

اسلام آباد میں خواتین کی رہائش کے لئے تین بڑی مارکیز لگائی گئی تھی اس کے علاوہ لجنہ کے دونوں بلاک اور ڈارمیٹریز میں معذور اور بڑی عمر کی خواتین کی رہائش کا انتظام تھا۔ لیکن پھر بھی رہائش گاہیں کم پڑ گئیں اور ایک مزید مارکی لگوانی پڑی۔ اندازاً 1500 خواتین اور بچوں کو ان رہائش گاہوں میں جگہ دی گئی۔ جن میں عرب، فرانسیسی، انگریز، جرمن، افریقن، پاکستانی اور یورپ کی مختلف قومیتوں کی مہمان خواتین شامل تھیں۔

لجنہ کی مقرر کردہ نظم و ضبط کی ٹیموں نے بڑی ذمہ داری کے ساتھ اپنے فرائض کو ادا کیا۔ تمام خواتین نے ان سے بھرپور تعاون فرمایا اور کسی قسم کی شکایت پیدا نہ ہونے دی۔

امسال لجنہ نے اپنے دائرہ انتظامات میں صفائی کا خاص اہتمام کیا تھا۔ صفائی کی نگرانی کے لئے چار گروپس کام کرتے رہے۔ ہر گروپ تین گھنٹے کے لئے اپنے فرائض ادا کرتا تھا۔

جلسہ سالانہ کے موقع پر لجنہ کی دعوت الی اللہ ٹیم کی ممبرات نے ہفتہ کے روز پانچ غیر احمدی معزز مہمان خواتین کا استقبال کیا۔ ان کو اسلام آباد میں جلسہ سالانہ کے انتظامات دکھائے۔ اور جلسہ گاہ کے پروگرام میں لے کر گئیں۔ اسی طرح اتوار کو 12 معزز مہمان خواتین کو جماعت سے متعلق معلومات بہم پہنچائی گئیں۔ ایم ٹی اے اور کتب سلسلہ کی نمائش دکھائی گئی۔ اور وی آئی پی مارکی میں دوپہر کا کھانا پیش کیا گیا۔

جلسہ گاہ مستورات میں مختلف زبانوں میں ترجمہ سننے والوں کے لئے مناسب انتظام کیا گیا تھا۔ امسال جلسہ گاہ مستورات میں 22 عرب خواتین، 273 انگلش، 46 فرانسیسی، 32 جرمن، 19۔ انڈونیشین، 13 رشین، 11 سپینش اور ایک ٹرکش جاننے والی خواتین نے ترجمہ کے اس سسٹم سے فائدہ اٹھایا۔ حاضری توقع سے بڑھ جانے کی وجہ سے Headsets میں کمی آگئی تھی۔ اس لئے متبادل انتظام کرنا پڑا۔ خاص طور پر فرانسیسی اور انگریزی زبان میں ترجمہ سننے والوں کی تعداد میں غیر معمولی اضافہ تھا۔

مجموعی لحاظ سے جلسہ سالانہ کے جملہ انتظامات جن کا تعلق لجنہ سے تھا۔ برطانیہ کی کارکنات اور معاونات نے بھرپور تعاون، محنت اور ذمہ داری سے انجام دیئے۔ اور سیدنا حضرت اقدس مسیح موعود کے مہمانان کی مہمان نوازی کی سعادت پائی۔ اللہ تعالیٰ سب کو جزائے خیر سے نوازے۔

(الفضل انٹرنیشنل لندن 15، 22 ستمبر 2000ء)

بقیہ صفحہ 6

منعم بکوہ و دشت و بیاباں غریب نیست
ہر جا کہ رفت خیمہ زدو بارگاہ ساخت

یعنی فیض رساں انسان کہیں بھی ہو بے فیض نہیں ہو سکتا۔ جہاں بھی ہوتا ہے اپنا خیمہ گاڑ لیتا ہے اور اپنے فیض کو جاری کر دیتا ہے۔ سید امین جیسے فیض رساں آدمی سے بہتوں نے فیض اٹھایا ہوگا۔ اللہ تعالیٰ اب ان کی آل اولاد کو بھی اپنے باپ کے فیض کو جاری رکھنے کی توفیق ارزانی فرمائے۔ آمین

☆ ☆ ☆ ☆ ☆ ☆

محترم مولانا دوست محمد شاہد صاحب مورخ احمدیت

9 مئی 1947ء

آل انڈیا مسلم نیوز پیپرز ایڈیٹرز کنونشن دہلی میں احمدی صحافیوں کی شرکت

ہاں دکھادے اے تصور پھر وہ صبح و شام تو
دوڑ پیچھے کی طرف اے گردش ایام تو

پاکستان کے نامور محقق و ادیب جناب ڈاکٹر مسکین علی حجازی صاحب اپنی کتاب "پاکستان و ہند میں مسلم صحافت کی مختصر ترین تاریخ" کے صفحہ 53-54 پر تقسیم سے قبل ہندو پریس کی متعصبانہ روش کے تناظر میں آل انڈیا مسلم نیوز پیپرز ایڈیٹرز کنونشن کے دہلی میں انعقاد کا تذکرہ کرتے ہوئے لکھتے ہیں۔

"غیر مسلموں کے اخبارات و جرائد تعداد میں بھی زیادہ تھے اور زیادہ وسائل سے بھی بہرہ ور تھے۔ مسلمانوں کی طرف سے الگ وطن کا تصور پیش ہوا تو غیر مسلموں کے اخبارات و جرائد کی مخالفت میں جارحیت آگئی چنانچہ مسلم لیگ یہ محسوس کرنے لگی کہ کچھ ایسے نئے اخبارات جاری ہونے چاہئیں جو مسلم لیگ کی تائید شدومد سے کریں۔ 1938ء میں دہلی سے ہفت روزہ منشور جاری کیا گیا اس کی ادارت مسلم لیگ کے ایک ممتاز قائد اور دیرینہ کارکن سید حسن ریاض کے سپرد ہوئی۔ آپ اس سے پہلے "ہمدرد"، "ہمت" اور "ہمدم" سے وابستہ رہ چکے تھے آپ کی مایہ ناز تصنیف "پاکستان ناگزیر تھا" آپ کی تحریک پاکستان کے ساتھ وابستگی اور آپ کی عالمانہ حیثیت کی مظہر ہے۔ "منشور" بعد میں روزنامہ بن گیا اور اس نے آل انڈیا مسلم لیگ کی بھرپور ترجمانی کی۔

مرزا اے ایچ اصفہانی کی کتاب

Quaid-e- Azam -As I Knew Him.

کے صفحہ 68 کا یہ اقتباس لائق مطالعہ ہے کہ "جوں جوں مسلم لیگ کی تحریک نے زور پکڑا۔ انگریزی میں ایک معیاری روزانہ اخبار کی ضرورت کا احساس شدت اختیار کرتا گیا۔ ہندو پریس نے مسلمانوں کے مفادات کو نقصان پہنچانے کے لئے اپنے ترکش کے سارے تیر استعمال کر لئے تھے۔ قائداعظم" یہ بات شدت سے محسوس کرنے لگے تھے کہ مسلمانان ہند کا کم از کم اپنا ایک انگریزی روزنامہ ضرور ہونا چاہئے۔" اس اقتباس سے ایک تو یہ واضح ہوتا ہے کہ مسلمانوں نے اپنی تنظیم نو کر کے تحریک پاکستان شروع کی تو غیر مسلم اخبارات خصوصاً ہندو پریس کا رویہ بے حد معاندانہ ہو گیا۔ دوسرے یہ حقیقت سامنے آتی ہے کہ مسلمانوں کے جو اخبارات و جرائد پہلے سے موجود تھے وہ نئے حالات میں زیادہ موثر ثابت نہیں ہو رہے تھے چنانچہ اس پس منظر میں مسلم لیگ نے نئے اخبارات جاری کرنے کی ضرورت محسوس کی۔

9 دسمبر 1937ء کو پیسہ اخبار لاہور نے "مسٹر جناح اور انگریزی اخبار کی ضرورت" کے زیر عنوان اداریہ میں یہ مشورہ دیا کہ ایک اعلیٰ پایہ کا انگریزی روزنامہ جاری کیا جائے "جو مسلمانوں کے مفاد کی حفاظت کرے۔ ہندوستان کے تمام مسلمانوں میں اتحاد و اتفاق کی تحریک کا عام ذریعہ اور مسلمانان ہند کی سیاسی پالیسی اور مفاد عامہ کا سب سے بڑا ستون ہو۔"

آل انڈیا مسلم نیوز پیپرز ایڈیٹرز کنونشن اینگلو عریبک کالج ہال دہلی میں 9 مئی 1947ء کو منعقد ہوا۔ مسٹر الطاف حسین ایڈیٹر ڈان نے اس میں خطبہ استقبالیہ پیش کیا اس کے کچھ اقتباسات جو درج ذیل ہیں مسلم صحافت کی مشکلات اور کردار کو واضح کرتے ہیں۔

"برطانوی ہند کی آزادی کے لئے جدوجہد میں ملک کے تمام طبقات نے اپنے حصے کی صعوبتیں برداشت کی ہیں۔ لیکن مسلم پریس نے مسلم قوم کی جنگ دو محاذوں پر لڑی ہے۔ ایک طرف تو ہمیں ہندو پریس کے ساتھ مقابلہ کرنا پڑا جو ہمارے خلاف پوری قوت سے صف آرا تھا۔ دوسری جانب چونکہ ہمیں دوہری مشکلات سے واسطہ پڑ رہا تھا۔ اس لئے ہماری جدوجہد بھی دگنا مشکل تھی۔ جب ہم یہ سوچتے ہیں کہ ہمارا مقابلہ ایک انتہائی طاقتور ہندو پریس سے تھا جو تعداد میں بھی ہم سے کہیں زیادہ بڑا تھا اور جس کے مالی وسائل اور عددی قوت بھی بہت زیادہ بڑی اور مضبوط تھی تو ہم خداوند قدوس کی بارگاہ میں سجدہ شکر بجالاتے ہیں کہ اس نے اس زبردست مقابلہ میں ہمیں فتح دی اور ہم نہ صرف اس جنگ میں کامیاب ہوئے بلکہ ہمارا اپنا وجود بھی برقرار رہا۔"

"..... مجھے افسوس کے ساتھ کہنا پڑتا ہے کہ بعض حلقوں میں مسلم پریس کے علیحدہ وجود کو تسلیم نہیں کیا جاتا۔ ہم سے یہ کہا جاتا ہے کہ مسلم پریس نام کی کوئی شے موجود نہیں۔ ہندوستان کے پورے پریس کو ایک وحدت کے طور پر ہی تصور کیا جائے گا اور ناقابل تقسیم گردانا جائے گا۔"

"چونکہ ہمارا ہندو پریس سے وابستہ جماعتوں سے خاص طور پر آل انڈیا نیوز پیپرز ایڈیٹرز کانفرنس سے کوئی تعلق نہیں۔ اس لئے ہمیں مخالفین اور عدم اتفاق کرنے والوں کے زمرہ میں تصور کیا جاتا ہے۔"

آل انڈیا نیوز پیپرز ایڈیٹرز کانفرنس اور اس قسم کی دوسری تنظیمیں جن پر ہمارے معاصرین کا غلبہ ہے سیاسی جماعتوں میں تبدیل ہو چکی ہیں۔ اس لئے یہ جماعتیں نہ ہماری ہو سکتی ہیں نہ ہم ان میں شامل ہو سکتے ہیں۔ ان تنظیموں کی کمیٹیوں یا ذیلی کمیٹیوں میں مسلم پریس کے حقوق، مفادات اور خیالات کا مطلق خیال نہیں رکھا جاتا یہاں تک کہ پریس مشاورتی کمیٹیوں میں بھی یہی دیکھا جاتا رہا ہے کہ وہ صرف ایک نقطہ نگاہ کی نمائندگی کرتی ہیں۔"

تحریک پاکستان میں حصہ لینے والے احمدی اخبارات و جرائد

ڈاکٹر مسکین علی حجازی مزید رقمطراز ہیں "اگرچہ ایک دور میں بہت سے اخبارات و جرائد موجود ہوتے ہیں لیکن ان میں ایسے اخبارات اور جرائد کم ہوتے ہیں جو اپنے عہد پر اثر انداز ہوتے ہیں۔ رائے عامہ کی تشکیل کرتے ہیں اور درپیش مقاصد کے حصول میں کامیاب ہو جاتے ہیں۔ تحریک پاکستان میں جن اخبارات کا کردار موثر اور نتیجہ خیز رہا ان کے نام تاریخ صحافت میں ستاروں کی طرح جگمگا رہے ہیں۔ "قائداعظم" مسلم پریس کی نظر میں" کے مصنف نے اپنا مطالعہ ایسے ہی اخبارات تک محدود رکھا ہے۔ تاہم تحریک پاکستان میں جن اخبارات اور جرائد نے بھی کسی طور پر حصہ لیا۔ ان کا ذکر ضروری ہے۔ خواجہ ظفر نظامی نے ایسے اخبارات کی تعداد ایک سو اکتیس (131) بتائی ہے۔"

اس کے بعد ڈاکٹر صاحب موصوف نے قیام پاکستان کے قلمی جہاد میں حصہ لینے والے 131 اخبارات کی مکمل فہرست دی ہے جو صفحہ 55 سے صفحہ 60 تک محیط ہے۔ اس فہرست میں مندرجہ ذیل احمدی اخبارات بھی شامل ہیں۔

1۔ اخبار "خادم" پٹیالہ۔ ایڈیٹر، یو۔ زیڈ تاثیر (صفحہ 57)

2۔ اخبار "سن رائز" انگلش ہفت روزہ، ایڈیٹر اے حمید (عبدالحمید) مقام اشاعت 49 کشمیر بلڈنگ میکلوڈ روڈ لاہور (صفحہ 57)

3۔ "آزاد نوجوان" اردو ہفت روزہ ایڈیٹر محمد کریم اللہ نوجوان رایا پٹھا مدراس" (صفحہ 57 جناب محمد کریم اللہ نوجوان، ان دنوں جماعت احمدیہ لاہور سے وابستہ تھے)

4۔ ہفت روزہ "اصلاح" سری نگر ایڈیٹر اے غفار (عبدالغفار ڈار صاحب)

جناب سید مسعود احمد صاحب (ابن سید محمود اختر صاحب سابق ایڈیٹر و پبلشر پاکستان لائبریری ریویو) نے اپنی کتاب "جدید اردو صحافت" کے آخر میں مندرجہ بالا اخبارات کی مکمل فہرست دینے سے قبل یہ عنوان دیا ہے۔ برصغیر میں تحریک پاکستان کی صحافت۔

ان اخبارات اور صحافیوں نے قیام پاکستان کی راہ ہموار کی

(یہ کتاب ایجوکیشنل ایڈز پاکستان فیڈرل بی ایریا کراچی نمبر 38 سے اشاعت پذیر ہوئی)

دہلی کنونشن کے تاریخی مندوبین

ڈاکٹر مسکین علی حجازی صاحب پاکستان کے حامی اخبارات کی فہرست دینے کے بعد دہلی کنونشن کے 54 شرکاء کا تذکرہ کرتے ہوئے تحریر فرماتے ہیں:۔

اوپر جو فہرست دی گئی ہے اس میں ایسے اخبارات و جرائد کے نام بھی شامل ہیں جن کی حیثیت معمولی تھی۔ 9 مئی 1947ء کو دہلی کے اینگلو عریبک کالج کے ہال میں آل انڈیا مسلم نیوز پیپرز ایڈیٹرز کنونشن منعقد ہوا۔ تو اس میں صرف 54 مسلم مدیران اخبارات و جرائد نے شرکت کی۔ اس کنونشن کو کامیاب قرار دیا گیا۔ کیونکہ شرکاء کی تعداد توقع سے زیادہ تھی۔ جن اخبارات و جرائد کے مدیروں نے شرکت نہ

کی' ان کو یا تو دعوت ہی نہ دی گئی یا ان کے اخبارات ایسے نہیں تھے کہ کنونشن میں ان کی نمائندگی ہوتی۔ کنونشن کے شرکاء اور ان کے اخبارات و جرائد حسب ذیل تھے۔

1- حبیب انصاری (ہمدم ڈیلی لکھنؤ) 2- عبدالرؤف (روزانہ اخبار بریلی ویکلی) 3- مسٹر اختر حسین گیلانی (دی لائٹ لاہور) 4- سید محمد تقی (مسلم گزٹ ڈیلی دہلی) 5- رحیم اللہ قابل (شبستان اور فلم لائٹ دہلی) 6- میر خلیل الرحمٰن (جنگ ڈیلی دہلی) 7- عبدالشکور منشی (ہلال پاکستان ڈیلی حیدر آباد سندھ) ظہیرالاسلام (دی اسپارک ڈیلی بمبئی) 9- عثمان احمد انصاری- (آف انڈیا ڈیلی- کلکتہ) 10- سید عین الحسن (ظریف پنچ- دہلی) 11- محمد فاروق چشتی (ریاستی دنیا- دہلی) 12- عبداللہ شمیم (چنگاری- ویکلی- دہلی) 13- سید حسن ریاض (منشور ڈیلی- دہلی) 14- مسٹر عزیز بیگ (اسٹار ویکلی بمبئی) 15- غلام حسین تھاور (وطن ڈیلی بمبئی) 16- الطاف حسین (ڈان دہلی) 17- رازق الخیری (عصمت ماہنامہ دہلی) 18- ایم سلمان عثمانی (پٹنہ ٹائمز پٹنہ) 19- بیگم شفیع احمد (دستکاری دہلی) 20- حمید نظامی (نوائے وقت ڈیلی لاہور) 21- فیض احمد فیض (پاکستان ٹائمز ڈیلی لاہور) 22- ایس ثناء اللہ (خیبر میل پشاور) 23- غازی انعام نبی پردیسی (معاون اور الہلال بمبئی) 24- مظہر خیری (ارمان دہلی) 25- مرزا علی اظہر (کامریڈ کلکتہ ویکلی) 26- ضمیر صدیقی (آزاد کلکتہ دہلی) 27- محمود حسین (مسلمان مدراس) 28- سید نذیر احمد (صدائے عام پٹنہ دہلی) 29- ڈاکٹر سید جیلانی (اسپوکس مین اور جگال ٹائمز کلکتہ) 30- یو زیڈ تاثیر (خادم ویکلی پٹیالہ) 31- محمد رضی الرحمٰن (اسام ہیرالڈ اور بو گاہاری آسام) 32- ایس ایم حمید (مصر ڈیلی کلکتہ) 33- حاجی سراج الدین (خیال ویکلی اور عالمگیر ماہنامہ لاہور) 34- ایس وقار احمد (نظام گزٹ حیدر آباد دکن) 35- نجم الہدیٰ (اتحاد ڈیلی کلکتہ) 36- عبدالرحمٰن رئیس (ڈیلی وقت حیدر آباد دکن) 37- سید الطاف علی بریلوی (کانفرنس گزٹ اور مصنف علی گڑھ) 38- عثمان آزاد (انجام ڈیلی دہلی) 39- محمد عمر فاروقی (قومی گزٹ دہلی) 40- حسن اے شیخ (مسلم ٹائمز بمبئی) 41- منظور احمد (الامان دہلی) 42- انور زیدی (جمہور دہلی) 43- محمد اسماعیل (قومی اخبار) 44- وقار انبالوی (شہباز لاہور) 45- اے- حمید (ایسٹرن ٹائمز لاہور) 46- محمد ظہور صدیقی 47- رفیع الدین فاروقی (اطلاعات- یو پی پراونشل مسلم لیگ لکھنؤ) 48- محمد رمضان (مازنگ ہیرالڈ ڈیلی بمبئی) 49- ایم- اے رؤف (دکن ٹائمز مدراس ویکلی) 50- ایچ- ایم- اسماعیل تابش (پاسبان ڈیلی میسور) 51- محمد سرور (الجماعت ویکلی کراچی) 52- فضل احمد کشمیر والا- 53- مشفق الزماں (تنویر ڈیلی لکھنؤ) 54- مولانا اختر علی خان (زمیندار لاہور)۔"

(صفحہ 160-161)

ان 54 مندوبین میں تین احمدی تھے۔

احمدی صحافی

نمبر 3- مسٹر سید اختر حسین گیلانی "دی لائٹ" لاہور

(جماعت احمدیہ کے فریق لاہور کے رکن)

نمبر 19- بیگم شفیع احمد صاحبہ مدیرہ دستکاری دہلی

نمبر 30- یو زیڈ تاثیر صاحب ایڈیٹر ہفت روزہ "خادم" پٹیالہ

جہاد پاکستان کی پاداش میں محترمہ بیگم شفیع صاحبہ کو نہایت درجہ بے سرو سامانی اور آشفتہ حالی میں دہلی سے لاہور میں ہجرت کرنا پڑی اور جناب یو زیڈ تاثیر صاحب 1947ء کے پر آشوب دور میں کراچی میں فروکش ہوئے اور پھر دونوں ہی زندگی کے آخری سانس تک پاکستان کی خدمت اور استحکام میں پوری جانبازی سے سرگرم عمل رہے۔

ہم نے خیرات میں یہ پھول نہیں پائے ہیں
خون دل نذر کیا ہے تو بہار آئی ہے

☆ ☆ ☆ ☆ ☆ ☆

پروفیسر ڈاکٹر پرویز پروازی صاحب

سید امین احمد کا ذکر خیر

کوئی تین ماہ کی غیر حاضری کے بعد اپنے مستقر پر واپس سویڈن پہنچا تو الفضل کے بنڈل منتظر تھے' سب سے پہلا کام یہی کیا کہ وہ بنڈل کھولے ایک پرچہ میں سید امین احمد کی شدید بیماری کی خبر تھی دوسرے میں ان کی وفات اور تدفین کی خبر!

سید امین سے ہمارا کالج کے زمانہ سے یارانہ تھا۔ وہ جو محاورۃً کہا جاتا ہے کہ فلاں کی طبیعت باغ و بہار تھی اس کا ادراک سید امین احمد سے مل کر ہوتا تھا کہ طبیعت کے باغ و بہار ہونے کا کیا مطلب ہوتا ہے! امین محض ہنس مکھ نہیں تھے صحیح معنوں میں باغ و بہار طبیعت رکھتے تھے۔ جسم ذرا سا مائل بہ فربہی تھا اس لئے ہم لوگ کہتے بھی موٹا تھے مگر امین کی نگاہ بڑی باریک بین تھی۔ اپنے بزرگ باپ سے نکتہ رسی کا ورثہ پایا تھا باتوں میں بھی انہی جیسی ملائمت تھی۔ حضرت میر محمد اسماعیل صاحب کی آپ بیتی کا اسلوب یاد آرہا ہے ہلکے پھلکے انداز میں بڑی بڑی باتیں کرنا آپ کا تخصص تھا امین کی گفتگو میں بھی یہی بات تھی۔ دوستوں میں دوستوں والی اور بزرگوں میں بزرگوں والی باتیں کرتے تھے۔ کالج میں تھے کبھی یہ معلوم نہ ہوا کہ شعر کہتے بھی ہیں ورنہ ہم المنار میں کچھ نہ کچھ تو ان کا شائع کرتے رہتے مگر امین نے اپنے اس ہنر کو بہت چھپایا۔ الفضل میں ان کی پہلی اور (شاید آخری نظم) نظر سے گزری تو اندازہ ہوا کہ امین نے باپ کا شاعری کا ورثہ بھی پایا ہے مگر پہلے مصرعے میں ایک سخن گسترانہ بات نظر آئی تو خیال آیا کہ امین نے شاعری کو اہمیت نہیں دی ورنہ اس طرح کی بات نہ ہوتی۔ اگلے ہی ہفتے سیدی حضرت اقدس نے اس بات کی نشان دہی فرمادی تو ہمارے خدشہ کی تصدیق ہوگئی کہ جو بات ہمیں مبتدیانہ لگی تھی وہ کوئی ایسی غیر اہم نہ تھی کہ اس کا نوٹس نہ لیا جاتا۔ سیدی حضرت اقدس کا تو مقام ہے کہ حضرت صاحب یہ بات کہتے مگر ہم کہاں کے دانا تھے کس ہنر میں یکتا تھے مگر ہمیں یقین ہے کہ ہم ایسی کوئی بات لکھتے تو امین کا محبت سے بھرا ہوا خط آتا اور وہی خط ان کا ہمارے نام پہلا اور آخری خط ہوتا کہ زندگی بھر ہماری خط و کتابت نہ رہی البتہ یہ نہ ہوا کہ ہم امین کو بھول گئے ہوں۔ فراق گورکھپوری نے کیا خوبصورت بات کہی ہے۔

مدتیں گزریں تری یاد بھی آئی نہ کبھی
اور ہم بھول گئے ہوں تجھے ایسا بھی نہیں!

سید امین احمد دہلی کے اس صوفی خانوادہ کے چشم و چراغ تھے جس کے ساتھ زمانہ کے امام کا صہری تعلق قائم ہوا یعنی حضرت سید میر درد کا خاندان۔ اس خاندان کے جو بزرگ جماعت میں معروف ہوئے ان میں حضرت نانا جان جناب میر ناصر نواب اور ان کی اولاد تھی اور ہے۔ حضرت نانا جان کو خدمت سلسلہ کی توفیق ملتی رہی ان کی اولاد میں سے حضرت سیدہ نصرت جہاں بیگم تو حضرت بانی سلسلہ کی زوجہ محترمہ تھیں' بیٹوں میں سے حضرت میر محمد اسماعیل صاحب اور حضرت میر محمد اسحاق صاحب تھے۔ حضرت میر محمد اسماعیل صاحب کی اولاد میں سیدہ چھوٹی آپا حضرت خلیفۃ المسیح الثانی کے عقد میں آئیں۔ حضرت میر محمد اسحاق صاحب کی اولاد میں سے حضرت میر داؤد احمد صاحب سلسلہ کے خادم رہے اور اب ان کے صاحبزادے عزیزی قمر سلیمان احمد خدمت پر مستعد ہیں۔ حضرت میر محمد اسحاق صاحب کے دوسرے بیٹے حضرت سید میر محمود احمد ناصر جامعہ کے پرنسپل کی حیثیت سے خدمت کر رہے ہیں۔ تیسرے محترم میر مسعود احمد صاحب بھی تحریک جدید میں خدمت پر مستعد ہیں۔ اللہ تعالیٰ کے فضل سے سارا خاندان ہی ایں خانہ ہمہ آفتاب است کا مصداق ہے۔

سید امین احمد نے بی ایس سی کرنے کے بعد تعلیم الاسلام سکول میں کیمسٹری پڑھانا شروع کر دی۔ ہم انہیں کہا کرتے تھے جناب یہ کام آپ کے کرنے کا نہیں آپ کی طبیعت کی جولانیاں راہ نہیں پاسکیں گی اس لئے باہر کی دنیا میں جھانک کر دیکھئے چنانچہ امین یو بی ایل میں ملازم ہو گئے اور آخر وہاں سے وائس پریذیڈنٹ کے عہدہ جلیلہ سے ریٹائرڈ ہوئے۔ امین نے اس زمانہ میں کمپیوٹر سے رابطہ بڑھایا جب ہمارے ہاں ابھی اس بلا کو لوگ گلے نہیں لگاتے تھے۔ امین نے چیلنج سمجھ کر اس شعبہ میں کام شروع کیا ہوگا اور اب جیسا کہ ان کی وفات کی خبر میں درج ہے انہوں نے اور بہت سے لوگوں کو بھی اس کی تربیت دلائی اور انہیں باعزت روزگار دلایا۔ اب تو وہ زمانہ آلگا ہے کہ دنیا کے کسی شعبہ میں بھی ملازمت درکار ہو لوگ پہلے پوچھتے ہیں آپ کو کمپیوٹر کا کام آتا ہے؟ اسی بات سے اندازہ لگا لیں کہ امین کو ممکنات کا کتنا خیال رہتا تھا اور وہ ہر نئی چیز کو آزمانے پر مستعد رہتے تھے۔

امین نے باپ سے قناعت اور تحمل کا ورثہ بھی پایا تھا۔ سکول ٹیچر تھے تو اسی تنخواہ پر قانع تھے بینک میں چلے گئے تو ان کے طور اطوار میں کوئی فرق نہیں آیا وہی سادہ پوشی ان کا وطیرہ رہی۔ دفتر کی ذمہ داریوں کے تقاضا کی وجہ سے شاید سوٹ ٹائی ضرور لگاتے ہوں گے مگر امین کے اندر ایک سادہ انسان رہتا تھا۔ جب امین نوبواں کے ہاں بیاہا گیا تو ہم نے اسے کہا قبلہ شاہ صاحب کیا اب ہم آپ کو نواب صاحب کہنا شروع کر دیں؟ کہنے لگے ہوش کے ناخن لو کیا سادات کو اتنا بودا سمجھتے ہو؟ وہ پہلا موقع تھا کہ ہم نے امین کو اپنے سید ہونے کا ذکر کرتے سنا مگر بات ٹھیک ہی نکلی امین نے اپنی بیگم کو بھی اپنی سادگی کی راہ پر لگالیا۔ سادگی اور سادہ اطواری اس گھر کا خاصہ رہی۔ اللہ تعالیٰ ان کی اولاد میں بھی اس طور طریقے کو جاری رکھے۔

سید امین احمد کے شاگردوں میں سے ایک شاگرد نے الفضل میں اپنے کسی مضمون میں ان کا ذکر کیا تھا۔ غالباً محمود مجیب اصغر انجینئر صاحب کا ایک مضمون کسی اور کے بارہ میں تھا مگر اس میں انہوں نے اپنے استاد کا ذکر کیا تھا ہمیں وہ شاگرد ہمیشہ ہی اچھے لگتے رہے ہیں جو اپنے اساتذہ کا ذکر کرتے ہوں' اور ہمارا استادوں کے بارہ میں بھی ایک ہی پیمانہ رہا ہے کہ استاد وہ ہے کہ شاگرد ان کے سکول یا کالج یا دنیا چھوڑنے کے بعد بھی ان کا ذکر خیر کرتے رہیں۔ ہم نے سید امین احمد کے بارہ میں وہ بات پڑھ کر بہت خوشی محسوس کی تھی کہ اب امین کو یاد آتا ہو گا کہ سکول کی تدریس سے دور ہو کر انہوں نے کیسی محرومی کو اپنا لیا ہے اب لوگ انہیں اچھا بینکر تو ضرور کہا کریں گے اچھا استاد کوئی نہیں کہے گا! مگر ہمیں یقین ہے کہ سید امین احمد کا فیضان اپنے بینکاری کے پیشہ میں بھی اسی طرح جاری و ساری رہا ہو گا کیونکہ کسی دانا کا کہا ہوا شعر ہے کہ

باقی صفحہ 4 پر

عالمی خبریں

عالمی ذرائع ابلاغ سے

یاسر عرفات کے ہیڈکوارٹر پر حملہ

اسرائیل کے جنگی ہیلی کاپٹروں نے رملہ شہر میں واقع فلسطینی اتھارٹی کے سربراہ یاسر عرفات کے ہیڈکوارٹر پر حملہ کیا۔ اور راکٹ برسائے۔ گن شپ ہیلی کاپٹروں نے فلسطینی بحریہ کے ہیڈکوارٹر اور شہری دفاع کی تنصیبات کو بھی نشانہ بنایا۔ فلسطینی علاقے میں ہنگامی حالت نافذ کردی گئی حملوں کے نتیجہ میں 17 فلسطینی زخمی ہوگئے۔ حملوں کا آغاز دو اسرائیلی فوجیوں کو زندہ جلانے پر ہوا۔ نابلوس میں یہودیوں نے مسجد نذر آتش کردی اسرائیلی فوج کی فائرنگ سے تین فلسطینی شہید ہوگئے۔

اسرائیلی مظلوم ہیں

امریکی وزیر خارجہ میڈلین البرائیٹ اور قومی سلامتی کے مشیر سینڈی برجر نے الزام لگایا ہے کہ فلسطین کے حالیہ واقعات کے ذمہ دار فلسطین اتھارٹی کے چیئرمین یاسر عرفات ہیں انہیں چاہئے کہ تشدد کے واقعات روکنے میں مدد کریں میڈلین البرائیٹ نے اسرائیل کی جانب سے فوجی طاقت کے استعمال کو درست قرار دیتے ہوئے کہا کہ اسرائیلی مظلوم ہیں۔ اور وہ فلسطینیوں کے ہاتھوں مجبور ہیں۔ انہوں نے اسرائیلی دہشت گردی کے خلاف احتجاج کرنے والوں کو باغی قرار دیا۔

متعدد بھارتی فوجی ہلاک

مجاہدین کے ساتھ جھڑپوں میں 28 بھارتی فوجی ہلاک اور 10 مجاہدین شہید ہوگئے ہیں۔ مجاہدین نے راجوری کے ڈویژنل ہیڈکوارٹر پر کئی راکٹ داغے، عمارت تباہ اور متعدد فوجی ہلاک ہو گئے۔ سرنکوٹ میں بھی بھارتی چوکی پر راکٹوں سے حملہ کرکے اسے تباہ کردیا گیا۔

سابق وزیراعظم کو قید بامشقت

بھارت کی خصوصی عدالت نے رشوت کے الزام میں بھارت کے سابق وزیراعظم نرسمہاراؤ اور مرکزی وزیر بوٹا سنگھ کو تین تین سال قید اور 29-29 لاکھ روپے جرمانہ کی سزا سنائی ہے۔ جرمانہ ادا نہ کرنے کی صورت میں مزید 6-6 ماہ قید بھگتنا ہوگی۔

مساجد کی بے حرمتی پر احتجاج

جنوبی اور شمالی کشمیر میں بھارتی فوجیوں کی مساجد کی بے حرمتی کے خلاف لوگوں نے بڑے پیمانے پر مظاہرے کئے۔ بڈگام میں بھارتی فوجیوں کے رہائشی علاقہ پر گولہ باری کرکے متعدد مکان تباہ کردیئے گئے۔

گروزنی میں بم دھماکہ 15 ہلاک

چیچن دارالحکومت گروزنی میں زبردست بم دھماکہ کے نتیجہ میں 15 افراد ہلاک اور 13 زخمی ہوگئے۔ اور گرد کی عمارتوں کو بھی شدید نقصان پہنچا۔ روسی فوج نے علاقے میں حفاظتی انتظامات سخت کردیئے ہیں۔ کسی نے دھماکے کی ذمہ داری قبول نہیں کی۔ سیکورٹی اہلکاروں نے چیچن جان بازوں کو ذمہ دار ٹھہرایا ہے دوسرے مقامات سے بھی جھڑپوں کی اطلاعات ملی ہیں۔

ترک فوج اور کردوں میں جھڑپیں

ترک فوج نے عراق اور شام کی سرحد پر ایک جھڑپ کے دوران کردستان ورکرز پارٹی کے سات کارکنوں کو ہلاک کردیا ہے۔ لڑائی میں تین فوجی بھی زخمی ہو گئے۔

اکنامکس پر نوبل پرائز

یونیورسٹی آف شکاگو کے معاشیات کے پروفیسر جیمز ہیک مین نے کہا ہے کہ نوبل انعام برائے اکنامکس ملنے پر بہت حیران ہوں اور اسے بہت بڑا اعزاز سمجھتا ہوں۔ میں نہا رہا تھا کہ فون پر نوبل انعام ملنے کی اطلاع ملی۔ پہلے میں اسے مذاق سمجھا پھر اس کی تصدیق ہوگئی۔

20 لاکھ کاریں واپس کرنے کا حکم

امریکی عدالت نے فورڈ موٹرز کمپنی کو حکم دیا ہے کہ وہ مارکیٹ میں موجود اپنی 20 لاکھ کاریں واپس لے لے۔ کیونکہ کمپنی نے ان گاڑیوں میں ایک خامی کی پردہ پوشی کی تھی جس کی بناء پر اکثر گاڑیوں کے انجن گرم ہونے پر بند ہوجاتے ہیں۔

امدادی طیارے بھیجنے پر احتجاج

امریکہ نے مصر اور شام سے احتجاج کرتے ہوئے کہا ہے کہ امدادی طیارے عراق بھیج کران دونوں ممالک نے اقوام متحدہ کی پابندیوں کی خلاف ورزی کی ہے۔ جس کا انہیں خمیازہ بھگتنا پڑے گا۔ تاہم امید ہے کہ سوڈان اس جرم میں شریک نہیں ہوگا۔

ہوتو قبیلے اور سرکاری فوج میں لڑائی

برونڈی میں ہوتو قبیلے اور سرکاری فوج کے مابین تازہ لڑائی میں 16 افراد ہلاک ہوگئے ہیں۔ جبکہ ایک چرچ نذر آتش کردیا گیا ہے۔ مسلح باغیوں نے 7 شہریوں کو ہلاک کردیا۔

لائبیرین حکام پر پابندی

امریکہ نے لائبیریا کے حکام پر امریکہ میں داخلے پر پابندی عائد کردی ہے اور اپنے سفارتی عملہ سمیت عام امریکی شہریوں کو لائبیریا سے فوری طور پر چلے جانے کی ہدایت بھی کی ہے۔

اپنا جائزہ لیجئے کہ اس بار آپ کے گھر کے کن کن افراد نے جمعہ پڑھا

اطلاعات و اعلانات

نکاح

○ مکرم عبدالمجید صاحب بٹ کارکن ضیاء الاسلام پریس ربوہ کے بیٹے مکرم خالد پرویز بٹ صاحب کارکن ضیاء الاسلام پریس ربوہ کا نکاح عزیزہ نصرت بی بی صاحبہ بنت مکرم سعید احمد بٹ صدر جماعت چک نمبر 203/ر۔ب مانانوالہ ضلع فیصل آباد کے ساتھ مبلغ چالیس ہزار روپے حق مہر پر مورخہ 10۔ ستمبر 2000ء بروز اتوار محترم مولانا سلطان محمود انور صاحب نے بیت المبارک میں بعد از نماز ظہر پڑھا۔

احباب دعا کریں کہ اللہ تعالیٰ اپنے فضل سے یہ رشتہ جانبین کے لئے بہت مبارک اور مثمر بثمرات حسنہ بنائے۔

اعلان دارالقضاء

○ (محترمہ امۃ الحفیظ صاحبہ بابت ترکہ محترمہ حرمت بی بی صاحبہ)

محترمہ امۃ الحفیظ صاحبہ اہلیہ مکرم عبدالرشید صاحب سکنہ بھکر روڈ، محلہ برجی والا نزد اسلامیہ ہائی سکول۔ جھنگ صدر نے درخواست دی ہے کہ میری والدہ محترمہ حرمت بی بی صاحبہ بقضائے الٰہی وفات پا گئی ہیں۔ قطعہ نمبر 24/26 دارالرحمت شرقی (ب) ربوہ برقبہ 10 مرلہ میں سے ان کا حصہ 1/8 (170 مربع فٹ) ہے۔ یہ حصہ ان کے جملہ ورثاء کے نام منتقل کر دیا جائے۔ ورثاء کی تفصیل یہ ہے:۔

1۔ مکرم نذیر احمد صاحب (بیٹا)
2۔ مکرم عبدالسلام صاحب (بیٹا) 3۔ مکرم عبدالمنان صاحب (بیٹا)
4۔ محترمہ بشیر النساء صاحبہ (بیٹی)
5۔ محترمہ نصرت بیگم صاحبہ (بیٹی)
6۔ محترمہ امۃ الحفیظ صاحبہ (بیٹی)
7۔ محترمہ نذیرہ بیگم صاحبہ (بیٹی) (وفات یافتہ)

محترمہ نذیرہ بیگم صاحبہ کا وارث ان کا بیٹا محمد افضل ہے۔

بذریعہ اخبار اعلان کیا جاتا ہے کہ اگر کسی وارث یا غیر وارث کو اس انتقال پر کوئی اعتراض ہو تو تیس یوم کے اندر اندر دارالقضاء ربوہ میں اطلاع دیں۔

(ناظم دارالقضاء۔ ربوہ)

☆ ☆ ☆ ☆ ☆ ☆

گلشن احمد نرسری

○ ٹیوب روز۔ موتیا۔ گلاب کے تازہ پھول اور ہار دستیاب ہیں۔ نیز مختلف تقریبات کے لئے گلدستے۔ بوکے۔ آرڈر پر تیار کئے جاتے ہیں۔

(انچارج گلشن احمد نرسری۔ ربوہ)

☆ ☆ ☆ ☆ ☆

درخواست دعا

○ مکرم محمد منظور احمد خان ایاز صاحب 547/H سبزہ زار سکیم ملتان روڈ لاہور بدستور بیمار چلے آرہے ہیں آج کل دائیں پاؤں پر ورم اور شدید درد رہتا ہے جس سے چلنا پھرنا دوبھر ہوگیا ہے۔ احباب سے موصوف کی صحت کاملہ و عاجلہ کے لئے درخواست دعا ہے۔

○ مکرم صوبیدار سراج الدین صاحب (ر) چند روز سے جسم میں درد اور کمزوری کی وجہ سے علیل ہیں۔ چلنے پھرنے سے معذور ہیں۔ ان کی کامل شفایابی اور صحت و سلامتی والی لمبی زندگی کے لئے درخواست دعا ہے۔

○ مکرم سرور احمد صاحب ابن مکرم بشیر احمد صاحب دارالفضل شرقی ربوہ کی والدہ محترمہ امۃ الحفیظ صاحبہ گزشتہ 3 ماہ سے بائیں پھیپھڑے میں پانی پڑ جانے کی وجہ سے بیمار ہیں تکلیف اور کمزوری بہت زیادہ ہے احباب جماعت سے مکمل شفایابی کے لئے دعا کی درخواست ہے۔

☆ ☆ ☆ ☆ ☆ ☆

ولادت

○ اللہ تعالیٰ نے اپنے فضل سے مکرمہ عطیۃ القدیر صاحبہ اور مکرم شیخ عقیل الرحمٰن صاحب کو مورخہ 6۔ اکتوبر 2000ء بروز جمعۃ المبارک جرمنی میں لڑکا عطا فرمایا ہے نومولود کا نام "عطاء الرحمٰن" تجویز ہوا ہے۔ نومولود مکرم شیخ مسعود الرحمٰن صاحب رفیق حضرت مسیح موعود کا پوتا اور مکرم عبدالمالک صاحب نمائندہ الفضل لاہور کا نواسہ ہے۔

احباب سے نومولود کے نیک۔ صالح اور خادم دین ہونے کے لئے دعا کی التجا ہے۔

نکاح

○ عزیزہ بشریٰ ہادی صاحبہ ایم اے بنت مکرم محمد ہادی صاحب نصرت جہاں اکیڈمی ربوہ کے نکاح کا اعلان مورخہ 3۔ اکتوبر 2000ء کو مکرم حافظ مظفر احمد صاحب ایڈیشنل ناظر اصلاح وارشاد نے بیت مبارک میں کیا۔ عزیزہ کا نکاح کیپٹن ڈاکٹر عبدالقدوس صاحب ابن محترم عبدالرحیم صاحب حال ملواکی (امریکہ) کے ساتھ دس ہزار یو ایس اے ڈالر حق مہر پر پڑھا گیا۔

عزیزہ بشریٰ ہادی محترم مولانا محمد یعقوب صاحب طاہر کی نواسی اور بھائی عبدالرحیم صاحب قادیانی رفیق حضرت بانی سلسلہ احمدیہ کی پڑنواسی ہیں۔ احباب دعا کریں کہ اللہ تعالیٰ اس رشتہ کو جانبین کے لئے بے حد بابرکت اور مثمر بثمرات حسنہ بنائے۔

ملکی خبریں
قومی ذرائع ابلاغ سے

ربوہ: 13 اکتوبر۔ گزشتہ چوبیس گھنٹوں میں کم سے کم درجہ حرارت 21 درجے سنٹی گریڈ زیادہ سے زیادہ درجہ حرارت 34 درجے سنٹی گریڈ
ہفتہ 14۔ اکتوبر۔ غروب آفتاب۔ 5-40
اتوار 15۔ اکتوبر۔ طلوع فجر۔ 4-48
اتوار 15۔ اکتوبر۔ طلوع آفتاب 6-09

کلثوم 7 دن کے لئے نظربند
ڈسٹرکٹ مجسٹریٹ راولپنڈی نے 3 ایم پی او کے تحت مسلم لیگ کی رہنما بیگم کلثوم نواز سمیت 8۔ افراد کی نظربندی کے احکامات جاری کر دیئے ہیں۔ بیگم کلثوم نواز، نبیلہ بٹ، بیگم نجمہ حمید اور بیگم طاہرہ اورنگزیب بیگم نجمہ حمید کی رہائش گاہ میں نظربند ہیں۔ جبکہ کیپٹن (ر) صفدر، چوہدری صفدر الرحمان، احسن لطیف اور میاں اسد کو راولپنڈی میں گرفتار کرکے کسی نامعلوم مقام پر منتقل کر دیا ہے۔ جہاں مسلم لیگ کی خواتین رہنماؤں کو نظربند کیا گیا ہے وہاں آپریشن کی براہ راست نگرانی صوبائی ہوم سیکرٹری بریگیڈئر اعجاز شاہ اور آئی جی ملک آصف حیات کر رہے تھے۔ رہائش گاہ کے اردگرد کرفیو کا سماں تھا۔ اور یہاں آنے والے تمام راستے بند تھے۔

مسلم لیگ کی اپیل پر "یوم سیاہ"
پاکستان مسلم لیگ (ن) کی اپیل پر یوم سیاہ منایا گیا، چاردیواری کے اندر احتجاجی اجلاس اور جلسے ہوئے جبکہ کئی شہروں میں یوم سیاہ کی اپیل ناکام رہی۔ گھروں پر سیاہ پرچم لہرائے گئے نہ بازوؤں پر پٹیاں باندھی گئیں۔ گوجرانوالہ میں 200 سے زائد مسلم لیگی کارکن اور معطل کونسلر حراست میں لئے گئے۔ حافظ آباد میں معطل ایم این اے افضل تارڑ کو ان کی رہائش گاہ پر نظربند کر دیا گیا۔ ساہیوال میں یوم سیاہ بری طرح ناکام رہا۔ ارکان اسمبلی اپنے اپنے شہروں میں نظر نہیں آئے۔ پاکستان کے دیگر شہروں میں بھی جزوی طور پر یوم سیاہ منایا گیا۔

پاکستان میں اصلاحات کا عمل سست ہے
بی بی سی کے ایک سروے کے مطابق موجودہ حکومت کی ایک سالہ کارکردگی انتہائی مایوس کن رہی ہے۔ عوام کی جو توقعات تھی حکومت ان پر پورا نہیں اتری۔ مہنگائی دن بدن بڑھتی جا رہی ہے۔ ہر مہینے کبھی بجلی، کبھی گیس اور کبھی پانی مہنگا ہوا ہے۔ اشیاء خورونوش کی قیمتیں تو آسمان سے باتیں کر رہی ہیں غریب آدمی کی کمر ٹوٹ چکی ہے۔ موجودہ حکومت کو عوام نے اس لئے خوش آمدید کہا تھا کیونکہ سب کے سب سابق حکومت کے ہاتھوں تنگ آچکے ہیں لیکن اس وقت مہنگائی بہت زیادہ ہے بارزگار اور بے روزگار کے درمیان فرق تقریباً ختم ہو کر رہ گیا ہے۔

فوجی حکومت اور مہنگائی
فوجی حکومت کے پہلے سال کے دوران چینی، دالوں، چاول، آٹے اور گھی کی قیمتوں میں اتار چڑھاؤ کا موازانہ درج ذیل ہے۔

اشیاء	12 اکتوبر 99ء	12 اکتوبر 2000ء
چینی	18.80	28.80
دال چنا	18.75	25.00
مونگی دھلی	19.50	25.00
مونگی سالم	18.25	20.00
مونگی چھلکا	18.00	27.00
ماش چھلکا	32.50	50.00
ماش دھلی	33.75	54.00
ماش سالم	30.50	42.50
سفید چنے	34.50	39.00
بیسن	20.25	25.00
دال مسور	29.50	33.50
چاول سپر باسمتی	25.00	21.00
گندم	7.70	8.25
آٹا	8.00	9.25
آٹا (چکی)	10.00	11.00
آٹا تھیلا (20 کلو)	159.00	189.00
وبجی ٹیبل گھی (کھلا)	43.75	37.50

(روزنامہ جنگ 13۔ اکتوبر 2000ء)

4 ہفتے کا استعمال۔ موٹاپے کا زوال
FB فائٹولیکابیری اپنائیں۔ زرمبادلہ بچائیں
(ہومیوپیتھک ادویات کا مرکز)
ایف بی ہومیو کلینک اینڈ سٹورز
طارق مارکیٹ ربوہ ☎212750

چکن بروسٹ چکن سٹیم روسٹ
تقریبات کیلئے چکن آرڈر پر بھی تیار کیا جاتا ہے
حبہ فاسٹ فوڈ ریلوے روڈ ربوہ

ڈسٹری بیوٹر: ذائقہ بناسپتی و کوکنگ آئل
بلال انٹرپرائزز
سبزی منڈی۔ اسلام آباد
آفس ☎051-440892-441767
رہائش ☎ 051-410090

کیپسول روح شباب
مردوں کیلئے ایک کامیاب اور قابل اعتماد دوا
قیمت -/80
خورشید یونانی دواخانہ رجسٹرڈ ربوہ فون 211538

کینسر۔ خون کی خرابی۔ شوگر۔ بلڈ پریشر سے بچنے کیلئے حفاظتی طور پر
سچی بوٹی کی گولیاں
استعمال کریں۔
قیمت فی ڈبی -/20 روپے ڈاک خرچ -/30
ملنے کا پتہ: ناصر دواخانہ رجسٹرڈ گولبازار ربوہ
فون 212434 - 211434

ڈاکٹر فہمیدہ منیر 15/12 دارالیمن ربوہ
میں کلینک پر موجود ہوتی ہیں۔
اب اسلام آباد نہیں جاتیں
اوقات صبح 8:00 بجے سے 2:00 بجے
شام 4:00 بجے سے 8:00 بجے تک
فون نمبر 212426

MAGNA GROUP

M/s Magna Tech (Pvt.) Ltd.
Manufacturer of Textile Rotary Printing Screens
Length: 1280 to 3050 mm
Repeat: 517 to 914 mm
Mesh: 60,70,80,100,125,155

M/s. Magna Textile Industries (Pvt.) Ltd.
Manufacturer & exporters of home textile products, bed sheets, bed covers, woven, bed sets, printed and dyed woven fabrics.
Factory is equipped with latest machinery of Dyeing, Bleaching, printing & Finishing.

M/s. Magna International
Importers / Exporters, Representative
Manufacturers: Pigment Binder & Pigment Colours
Stockist: Thickener Powder, Thickener Paste, Printing Blankets, Conveyors for Rotary Printing Machines and other Textile Accessories, Nickle Sugar screen.

M/s. Saeed Ullah Cloth Merchants.
Importer / Exporter & General Order Supplier.

Address: P-15 Rail Bazar Faisalabad, Pakistan.
Tel: 0092-41-617616, 637616
FAX: 0092-41-615642
URL: http://www.magnatextile.com
Email: magna@fsd.comsats.net.pk
Contact Person: **Saeed Ullah Sheikh**
Title: Chief Executive

6 فٹ سالڈ ڈش اور ڈیجیٹل سیٹلائٹ پر MTA کی کرسٹل کلیئر نشریات کیلئے
عثمان الیکٹرونکس
فرج۔ فریزر۔ واشنگ مشین ٹی وی۔ گیزر۔ ائر کنڈیشنر۔ وی سی آر بھی دستیاب ہیں۔
رابطہ۔ انعام اللہ
1۔ لنک میکلوڈ روڈ
بالمقابل جودھامل بلڈنگ پٹیالہ گراؤنڈ لاہور
☎ 7231680 7231681 7223204 7353105

رجسٹرڈ سی پی ایل نمبر 61